سوال

(53) عذاب قبر کا انکار

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جو شخص عذاب قبر کا انکار کرے اور دلیل یہ دے کر اگر قبر کو کھول کر دیکھا جائے تو وہ تنگ ہوئی ہوتی ہے نہ کشادہ اور نہ اس میں کوئی اور تبدیلی واقع ہوئی ہوتی ہے، تو اسے ہم کیا جواب دیں۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص عذاب قبر کا انکار کرے اور دلیل یہ دے کہ قبر کو کھول کر دیکھا جائے تو اس میں کوئی تبدیلی رونما نہیں ہوئی ہوتی، اسے کئی طرح سے جواب دیا جا سکتا ہے، مثلاً:

عذاب قبر شرعی دلائل سے ثابت ہے، اللہ تعالیٰ نے آل فرعون کے بارے میں فرمایا ہے:

النّارُ يُعرَضونَ عَلَيها غُدُوًّا وَعَشِيًّا وَيَومَ تَقومُ السّاعَةُ أَدخِلوا ءالَ فِرعَونَ أَشَدَّ العَذابِ ٤٦ ... سورة غافر

''یہ (وہ) آتش جہنم ہے جس پر صبح وشام انہیں پیش کیا جاتا ہے اور جس روز قیامت برپا ہوگی (حکم ہوگا کہ) فرعون والوں کو سخت عذاب میں داخل کرو۔''

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«فَلَوْلَا اَنْ لَاتَدَافَنُوالَدَعَوْتُ اللّٰہَ اَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِی اَسْمَعُ مِنْهُ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ، فَقَالَ: تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، قَالُوا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، فَقَالَ: تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَقَالُوا: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ» (صحيح مسلم، الجنة، باب عرض مقعد الميت من الجنة والنار، ح: ٢٨٦٧)

''اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم میتوں کو دفن نہیں کرو گے، تو میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا کہ وہ تمہیں بھی وہ عذاب قبر سنا دے جو میں سنتا ہوں، (راوی کا کہنا ہے) پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: آگ کے عذاب سے اللہ کی پناہ طلب کرو، (حاضرین) نے کہا کہ ہم آگ کے عذاب سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ آپ نے پھر فرمایا: قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ پکڑو۔ انہوں نے پھر کہا کہ ہم قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔''

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن میت کے بارے میں فرمایا:

«يفسح له في قبره مد بصره» (صحيح البخاري، الجنائز باب ماجاء في عذاب القبر، ح: ۱۳۷۴، وصحيح مسلم، الجنة، باب عرض مقعد الميت من الجنة والنار... ح: ۲۸۷۰)

''اس کی قبر کو تاحد نظر کشادہ کر دیا جاتا ہے۔''

علاوہ ازیں عذاب قبر کے بارے میں اور بھی بہت سے نصوص وارد ہوئے ہیں کہ مذکورہ اعتقاد کے ساتھ محض قولی وہم کی بنیاد پر ان نصوص کی مخالفت کرنا جائز نہیں کہ بلکہ واجب یہ ہے کہ ان نصوص کی تصدیق کی جائے اور انہیں صحیح تسلیم کیا جائے۔

دراصل عذاب قبر کا تعلق روح سے ہے، یہ بدن پر محسوس ہونے والا معاملہ نہیں ہے۔ اگر یہ بدن پر محسوس ہونے والا معاملہ ہوتا تو یہ ایمان بالغیب میں سے نہ ہوتا اور نہ اس پر ایمان لانے کا کوئی فائدہ ہوتا لیکن یہ تو امور غیب میں سے ہے اور پھر برزخ کے حالات کو احوال دنیا پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

قبر کے عذاب اور اس کی نعمتوں کو اور قبر کی کشادگی اور تنگی کو قبر میں مدفون شخص (میت) ہی محسوس کر سکتا ہے، دوسرا نہیں۔ انسان بسا اوقات خواب دیکھتا ہے، جب کہ وہ اپنے بستر پر سو رہا ہوتا ہے، کہ وہ کھڑا ہے یا جا رہا ہے یا آ رہا ہے یا کسی کو مار رہا ہے یا کسی سے مار کھا رہا ہے اور وہ دیکھتا ہے کہ وہ کسی بہت تنگ اور خوفناک جگہ میں ہے یا وہ کسی بہت ہی کشادہ اور سر سبز و شاداب جگہ پر ہے مگر اس سوئے ہوئے انسان کے پاس جو شخص موجود ہوتا ہے اسے اس طرح کی کوئی چیز نظر آتی ہے نہ محسوس ہوتی ہے۔

اس طرح کے تمام امور میں انسان کے لیے واجب یہ ہے کہ وہ کہے کہ ہم نے سن لیا اور مان لیا، ہم ان پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی تصدیق کرتے ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 107

محدث فتویٰ